20واں اجلاس

خفیہ
ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک یکم اپریل 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات:۔

1۔ خزانہ

2۔ محنت و انسانی وسائل

3۔ آبکاری و محصولات

بروز جمعرات مورخہ 4 فروری 2016 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ٹوبہ ٹیک سنگھ: سال 14-2013 میں وصولیوں کے ہدف سے متعلقہ تفصیلات

*5854: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 14-2013 کے لیے محکمہ ایکسائز کا وصولیوں کا ہدف کیا تھا؟

(ب) سال 2014 میں محکمہ ایکسائز نے دیئے گئے ہدف میں سے کتنی رقم وصول کی؟

(ج) اگر ریکوری ہدف کے مطابق نہیں تو اس کی وجوہات کیا تھیں؟

(د) سال 14-2013 محکمہ ایکسائز ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا مد وائز تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 13 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع ٹوبہ سنگھ میں سال 14-2013 کے لیے وصولیوں کا ہدف۔ 11,71,82,070/ روپے (گیارہ کروڑ اکہتر لاکھ بیاسی ہزار ستر روپے) تھا۔

(ب) سال 14-2013 میں محکمہ ایکسائز نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں۔ 13,45,12,914/

روپے (تیرہ کروڑ پینتالیس لاکھ بارہ ہزار نوسو چودہ روپے) کی وصولی کی۔

(ج) ریکوری دیئے گئے ہدف سے 15% زیادہ تھی جو کہ محکمہ کی اعلیٰ کارکردگی کا ثبوت ہے۔

(د) سال 14-2013 میں محکمہ ایکسائز ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کو تنخواہوں کی مد میں ۔/5,220,000 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا جس میں سے۔ 5,172,532/ روپے خرچ ہوئے ۔اسی طرح الاؤنسز کی مد میں فراہم کیے گئے۔ 5,285,000/ روپے۔ بجٹ میں ۔/5,249,780 روپے خرچ ہوئے۔ دیگر مد میں فراہم کیے گئے۔ 1,340,000/ روپے بجٹ میں سے /1,210,404 روپے خرچ ہوئے (تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اپریل 2015)

بروز جمعرات مورخہ 25 فروری 2016 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات

*5290: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تعینات عملہ کا نام و عہدہ مع تاریخ تعیناتی ایوان کو فراہم کی جائے؟

(ب) کیا محکمانہ قواعد کے مطابق ڈسٹرکٹ اکاؤنٹ آفس میں تعیناتی کے لئے ڈومیسائل کی کوئی شرط موجود ہے؟

(ج) کیا محکمانہ قواعد کے مطابق ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کے ملازمین کے لئے ایک جگہ پر تعیناتی کے لئے کوئی مدت مقرر ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ملازمین کی طویل عرصہ تعیناتی کی وجہ سے دیگر شہریوں کے لئے شدید طور پر باعث آزار ہیں اور بہت ساری شکایات پیدا ہو رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 31 اکتوبر 2014 تاریخ ترسیل 9 جنوری 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کل 51 ملازمین تعینات ہیں جن میں سے 36 ملازمین صوبہ پنجاب اکاؤنٹس گروپ کے ہیں جن کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول فنانس ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے پاس ہے جن کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 15 ملازمین کا تعلق آڈٹ گروپ سے ہے جن کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول وفاقی حکومت اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے پاس ہے جن کی تفصیل ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب حکومت کے زیر انتظام اکاؤنٹس آفس میں تعیناتی کے لیے نان گزیٹڈ ملازمین کو ان کے رہائشی ضلع میں تعینات کرنے پر ترجیح دی جاتی ہے۔ تاکہ وہ معاشی طور پر زیر بار نہ ہوں جبکہ گزیٹڈ ملازمین کو ان کے رہائشی ضلع میں تعینات نہیں کیا جاتا لیکن مخصوص حالات میں قواعد و ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے رہائشی ضلع میں بھی تعینات کر دیا جاتا ہے۔

(ج) فنانس ڈیپارٹمنٹ ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس کے ملازمین کی تعیناتی حکومت کے مقرر کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق کرتا ہے۔ سینئر اہلکاران کو ان ہی کے ضلع میں تعیناتی کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے لیکن مخصوص حالات میں قواعد و ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے رہائشی ضلع میں بھی تعینات کر دیا جاتا ہے۔ البتہ ماتحت عملہ کو ان کے رہائشی ضلع میں ہی تعینات کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ معاشی طور پر زیر بار نہ ہوں اور وہ اپنی سروس کا بیشتر حصہ اپنے ہی ضلع میں تعینات رہتے ہیں۔

(د) اگر کسی ملازم کے خلاف کرپشن یا مالی بے ضابطگی کی کوئی شکایت موصول ہو تو اس کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور اسے انتظامی وجوہات کی بنا پر دوسرے ضلع میں بھی تعینات کر دیا جاتا ہے۔ البتہ وفاقی حکومت کے زیر انتظام عملہ کی رپورٹ AG Office کو کر دی جاتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 فروری 2015)</u>

بروز جمعرات مورخہ 25 فروری 2016 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

<u>محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات</u>

*5825: <u>جناب احسن ریاض فتیانہ</u>: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ C&W کا کل بجٹ مالی سال 15-2014 کا کتنا ہے اس محکمہ کو 31 دسمبر 2014 تک کتنی رقم مدوائز فراہم کی گئی ہے؟

(ب) کیا محکمہ C&W کو اس عرصہ کے دوران کوئی سپلیمنٹری گرانٹ فراہم کی گئی ہے اگر ہاں تو کتنی رقم فراہم کی گئی ہے، کس منصوبہ کے لئے کس مد میں فراہم کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 08 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کا کل بجٹ برائے 15-2014 مالی سال 90,236.479 ملین روپے ہے جس میں سے 31 دسمبر 2014 تک 23,630.430 ملین روپے محکمہ کو فراہم کئے گئے ہیں۔

(ب) محکمہ C&W کو مالی سال 15-2014 کے دوران سپلیمنٹری گرانٹ کی مد میں 25187.899 ملین روپے فراہم فراہم کئے گئے ہیں۔ رقم فراہم کرنے کی تفصیلات منصوبہ وائز ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2015)

بروز جمعرات مورخہ 25 فروری 2016 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

اراکین اسمبلی کے بیرون ممالک دوروں پر پابندی سے متعلقہ تفصیلات

*6057: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Austerity measures کے تحت ارکان اسمبلی کے بیرون ممالک دوروں پر پابندی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ Austerity measures کے تحت سرکاری افسران کے بیرون ممالک دوروں پر کوئی پابندی نہ ہے؟

(ج) کیا حکومت ارکان اسمبلی کو Capacity Building اور Parliamentary Affairs اور Parliamentary Procedure سے آگاہی کے لئے بیرون ممالک ورکشاپ اور سیمینار میں شرکت کے لئے بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 13 فروری 2015 تاریخ ترسیل 30 اپریل 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) جی ہاں۔ ارکان اسمبلی کو گورنمنٹ کے اخراجات پر محکمہ خزانہ پنجاب کی طرف سے جاری کردہ Austerity Measures کے تحت بیرون ممالک دوروں پر جانے کی مکمل پابندی ہے۔

تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی نہیں۔ تمام سرکاری افسران / ماتحت عملہ کے لیے گورنمنٹ اخراجات پر محکمہ خزانہ پنجاب کی طرف سے جاری کردہ Austerity Measures کے تحت بیرون ممالک دوروں پر پابندی ہے۔ تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ سوال محکمہ خزانہ کے متعلقہ نہ ہے۔ اس لیے مجاز اتھارٹی (محکمہ قانون پنجاب) اس کا جواب دے۔

(تاریخ وصولی جواب 9 جون 2015)

گجرات: شادی ہالز سے متعلقہ تفصیلات

*4681: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گجرات شہر میں کل کتنے شادی ہالز کب سے غیر رجسٹرڈ ہیں ان کو رجسٹرڈ کیوں نہیں کیا جا رہا؟

(ب) رجسٹرڈ شادی ہالز سے 13-2012ء کے دوران کتنا ٹیکس وصول کیا گیا؟

(ج) غیر رجسٹرڈ شادی ہالز کو کب تک رجسٹرڈ کر لیا جائے گا؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2014 تاریخ ترسیل 30 جون 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) شادی ہالز کی رجسٹریشن محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں نہ ہوتی ہے صرف جو شادی ہال ریٹنگ ایریا میں واقع ہوتے ہیں ان پر پراپرٹی ٹیکس / پروفیشنل ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔ دیگر شادی ہال ریٹنگ ایریا کے باہر واقع ہوتے ہیں ان پر صرف پروفیشنل ٹیکس لاگو ہوتا ہے۔ تمام شادی ہالز پراپرٹی ٹیکس و پروفیشنل ٹیکس ادا کر رہے ہیں جن کی تعداد اندر ریٹنگ ایریا 38 ہے اور کل تعداد 45 ہے۔

(ب) رجسٹرڈ شادی ہالز سے سال 2013-2012 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ -/1106700 روپے اور پروفیشنل ٹیکس کی مد میں۔ /90000 روپے وصول کیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ ایکسائز کے متعلقہ نہ ہے کیونکہ محکمہ ایکسائز صرف ٹیکس وصول کرتا ہے رجسٹریشن نہ کرتا ہے۔ تاہم کوئی شادی ہال ٹیکس سے مستثنیٰ نہ ہے اور انکی باقاعدہ ادائیگی ہو رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2014)

صوبہ بھر کے ٹیکنیکل ملازمین کے سکیل اپ گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5795: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سال 07-2006 میں پے سکیل نمبر 1 سے 12 تک کام کرنے والے سرکاری ملازمین کے پے سکیل دو دو درجہ اپ گریڈ کر دیئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب نے پے سکیل نمبر 1 سے 12 تک کام کرنے والے ٹیکنیکل سرکاری ملازمین کے پے سکیل دو دو درجہ اپ گریڈ نہیں کئے تھے۔

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب پے سکیل نمبر 1 سے 12 تک کام کرنے والے ٹیکنیکل سرکاری ملازمین کے پے سکیل بھی دو دو درجہ اپ گریڈ کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 07 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 4 فروری 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) یہ درست نہیں ہے کہ حکومت پنجاب نے سال 07-2006 میں پے سکیل نمبر 1 سے 12 تک کام کرنے والے تمام سرکاری ملازمین کے پے سکیل دو دو درجہ اپ گریڈ نہیں کئے تھے۔

صرف کلیریکل کلاس (جونئر کلرک، سینیر کلرک اور اسسٹنٹ) کے پے سکیل بالترتیب 5 سے 7، 7 سے 9 اور 11 سے 14 میں اپ گریڈ کئے گئے تھے۔

(ب) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے سال 07-2006 میں پے سکیل نمبر 1 سے 12 تک کام کرنے والے ٹیکنیکل سرکاری ملازمین کے پے سکیل دو دو درجہ اپ گریڈ نہیں کئے تھے۔

(ج) جزو بالا کا جواب اثبات میں نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم اکتوبر 2015)

ورکرز ویلفیئر بورڈ کی اراضی این جی اوز کو دینے سے متعلقہ تفصیلات

*6438:جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی رائیونڈ روڈ لاہور پر واقع سینکڑوں ایکڑ قیمتی اراضی کسی این جی او کو دی گئی ہے ؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس اراضی کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس کی مارکیٹ ویلیو کتنی ہے اور یہ کہ کتنی رقم سالانہ کے عوض یہ زمین این جی او کو دی گئی ؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس زمین کو جس معاہدے کے تحت این جی او کے حوالے کیا گیا ہے اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اس زمین پر قائم کئے جانے والے ادارہ میں مزدوروں کے 30% بچوں کو داخلہ دیا جائے گا؟

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا معاہدے کی اس شق پر عمل ہو رہا ہے اگر نہیں ہو رہا تو معاہدے کی اس صریحاً خلاف ورزی پر محکمہ کی طرف سے کیا کارروائی کی گئی ہے، اگر نہیں کی گئی تو اس کا ذمہ دار کون ہے ؟

(تاریخ وصولی 28 مارچ 2015 تاریخ ترسیل 2 مئی 2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) یہ بات درست نہیں ہے کہ ورکرز ویلفیئر بورڈ کی رائیونڈ روڈ پر واقع سینکڑوں ایکڑ اراضی کسی این۔جی۔او۔ کو دی گئی ہے۔ (ب) جواب نفی میں ہے جزو الف ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) یہ درست نہ ہے جزو الف ملاحظہ فرمائیں۔

(د) جواب نفی میں ہے جزو الف ملاحظہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2015)

یکم جون سے قبل ریٹائرمنٹ پر ملازمین کی نوشنل انکریمنٹ کا مسئلہ

***7110:میاں طارق محمود:** کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ کی چٹھی نمبری NO. FD (PC)10-1/78 مورخہ 29 ستمبر 2000 کے تحت یکم جون سے 30 نومبر کے درمیان ریٹائر ہونے والے سرکاری ملازمین کو ایک نوشنل انکریمنٹ دی جاتی ہے تاکہ سرکاری ملازم مالی مراعات سے استفادہ کر سکے ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 35، 40 سال سروس کرنے کے بعد اگر کوئی سرکاری ملازم یکم جون سے قبل ریٹائر ہو رہا ہو تو وہ مذکورہ انکریمنٹ سے محروم رہ جاتا ہے ؟

(ج) کیا حکومت 35، 40 سال نوکری کے بعد یکم جون سے قبل ریٹائر ہونے والے مثلاً یکم مئی سے سرکاری ملازمین کو بھی مذکورہ انکریمنٹ دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 15 ستمبر 2015 تاریخ ترسیل 16 اکتوبر 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ سہولت صرف ان ملازمین کے لئے ہے جو یکم جون سے 30 نومبر کے درمیان ریٹائر ہوں۔ یکم جون سے پہلے ریٹائر ہونے والے ملازمین کو یہ سہولت نہیں دی جاتی۔

(ج) یکم جون سے پہلے ریٹائر ہونے والے ملازمین کو یہ سہولت اس لئے نہیں دی جاتی کہ ان کی سروس آخری سال میں چھ ماہ سے کم ہوتی ہے۔ یہ سہولت ان ملازمین کے لئے ہے جو یکم جون 2000 یا اس کے بعد ریٹائر ہوئے ہوں بشرطیکہ ان کے پے سکیل میں گنجائش ہو (الف)۔ پے سکیل سے بالا بھی یہ سہولت دی گئی ہے۔ لیکن صرف ان ملازمین کے لئے جو یکم جون 2011 یا اس کے بعد ریٹائر ہوئے ہوں (ب)۔

(تاریخ وصولی جواب 10 دسمبر 2015)

تحفظ یافتہ اور عدم تحفظ یافتہ کارکن سے متعلقہ تفصیلات

*6887: محترمہ راحیلہ انور: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحفظ یافتہ کارکن اور عدم تحفظ یافتہ کارکن سے کیا مراد ہے، دونوں کے درمیان فرق تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(ب) ایک تحفظ یافتہ اور ایک عدم تحفظ یافتہ کارکن کو آجر کی طرف سے جو سہولیات حاصل ہیں، ان کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بیان فرمائیں؟

(ج) کیا کوئی صنعت بحثیت مجموعی بھی عدم تحفظ یافتہ ہو سکتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ان صنعتوں / شعبہ جات کے نام بیان فرمائیں؟

(د) ایک تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ / انڈسٹری اور ایک نان تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ انڈسٹری کے درمیان فرق کو تفصیلاً بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 26 جون 2015 تاریخ ترسیل 21 اگست 2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) تحفظ یافتہ کارکنان:

سوشل سیکورٹی آرڈیننس کی دفعہ (3)1 کے تحت حکومتِ پنجاب نے مورخہ 23.07.2003 کو ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا جس کے تحت تمام قابل رجسٹرڈ صنعتی وتجارتی اداروں میں کام کرنے والے ایسے ملازمین جو سوشل سیکورٹی آرڈیننس کی دفعہ (8)2 کے تحت ماہانہ اجرت / تنخواہ۔/18,000 روپے تک لیتے ہوں۔ اور جن کا کنٹری بیوشن سوشل سیکورٹی آرڈیننس کی زیر دفعہ (25)2 کے تحت ادارہ ہذا کو ادا ہو چکا ہو یا واجب الادا ہو، وہ ملازمین تحفظ یافتہ کارکن کہلاتے ہیں۔ تاہم ایک دفعہ تحفظ حاصل کرنے کے بعد تنخواہ میں اضافہ کے باوجود کارکن تحفظ یافتہ ہی رہے گا، مگر اس کی زائد از ۔/18,000 روپے تنخواہ پر کنٹری بیوشن کا اطلاق نہ ہو گا۔

عدم تحفظ یافتہ کارکنان:

سوشل سیکورٹی آرڈیننس کی دفعہ (8)2 کے تحت دی گئی مشتشنیات ایسے ملازمین جو کہ دفاعی اداروں، لوکل کونسل، میونسپل کمیٹی، کنٹونمنٹ بورڈ، ریلوے، پولیس، مسلح افواج میں ملازم ہوں یا رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اداروں میں ملازمت شروع کرنے کے وقت ان کی ماہانہ تنخواہ 18,000 روپے سے زائد ہو، وہ عدم تحفظ یافتہ کارکن کہلائیں گے۔

(ب) تحفظ یافتہ کارکنان:

آجر اپنے کارکنان کا کنٹری بیوشن محکمہ ہذا کو ادا کرنے کا قانوناً پابند ہے۔ اس کے بعد سوشل سیکورٹی کے تحت کارکنان کو میسر تمام فوائد کی ادائیگی کی ذمہ داری محکمہ پر عائد ہوتی ہے ان فوائد کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

عدم تحفظ یافتہ کارکنان:

عدم تحفظ یافتہ کارکنان سوشل سیکورٹی کے دائرہ اختیار میں نہ ہیں۔

(ج) سوشل سیکورٹی آرڈیننس 1965ء کی دفعہ (3)1 کے تحت حکومت پنجاب نے مورخہ 23.07.2003 کو ایک نوٹیفیکیشن جاری کیا جس کے مطابق تمام قابل رجسٹر اداروں پر سوشل سیکورٹی قانون کا اطلاق ہو گا۔ (کاپی ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ماسوائے مذکورہ آرڈیننس کی دفعہ (8)2 میں موجود اداروں کے جس میں حکومتی ادارے بشمول دفاعی، پاکستان ریلوے، لوکل کونسل، بلدیاتی ادارے و کنٹونمنٹ بورڈ وغیرہ شامل ہیں کو صریحاً استثنیٰ حاصل ہے۔

(د) تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ / انڈسٹری:

تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ سے مراد ایسا ادارہ ہے جو سوشل سیکورٹی میں رجسٹرڈ ہو اور ایسے اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کو محکمہ کی جانب سے مالی اور طبی فوائد حاصل ہو سکتے ہوں۔

عدم تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ / انڈسٹری:

عدم تحفظ یافتہ صنعتی یونٹ / انڈسٹری سے مراد ایسا ادارہ ہے جس پر قانوناً سوشل سیکورٹی کا اطلاق نہ ہو سکتا ہو مثلاً حکومتی ادارے بشمول دفاعی، پاکستان ریلوے، لوکل کونسل، بلدیاتی ادارے و کنٹونمنٹ بورڈ وغیرہ ایسے اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کو سوشل سیکورٹی کے تحت ملنے والے فوائد میسر نہیں ہوتے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 5 نومبر 2015)</u>

تیس سال سے زائد سروس کرنے والے ملازمین کے اضافی فائدہ کی بحالی کا مسئلہ

*7183: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پینشنرز کو ملنے والی پنشن میں اضافے کو Gross Pension کی بجائے محکمہ خزانہ کی چٹھی نمبری No: FD:PC-2-1/2001 مورخہ 22 اکتوبر 2001 کے تحت مورخہ یکم دسمبر 2001 سے Net Pension پر کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 30 سال Qualifying سروس سے زائد سروس کرنے والے سرکاری ملازمین کو دیا جانے والا 2 تا 10 فیصد اضافی فائدہ بھی مذکورہ چٹھی کے تحت ختم کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے سپریم کورٹ کے فیصلہ کی روشنی میں پینشنرز کو ملنے والی پنشن میں اضافہ کو تو Net کی بجائے پھر Gross Pension پر بحال کر دیا ہے جبکہ جزو "ب" میں ملنے والی مراعات کو بحال نہ کیا گیا ہے۔

(د) کیا حکومت جزو "ب" میں بند کی گئی مراعات کو بھی دوبارہ بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں۔

(تاریخ وصولی 10 نومبر 2015 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2015)

(جواب موصول نہیں ہوا)

لاہور | رائے ممتاز حسین بابر
مورخہ 30 مارچ 2016 | سیکرٹری

بروز جمعتہ المبارک یکم اپریل 2016 محکمہ جات 1۔ خزانہ، 2۔ محنت و انسانی وسائل، 3۔ آبکاری و محصولات کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب امجد علی جاوید	6438۔5290۔5854
2	جناب احسن ریاض فتیانہ	5825
3	چودھری اشرف علی انصاری	6057
4	محترمہ خدیجہ عمر	4681
5	ڈاکٹر سید وسیم اختر	5795
6	میاں طارق محمود	7110
7	محترمہ راحیلہ انور	7183۔6887

20واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک یکم اپریل 2016

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات:۔

1۔ خزانہ

2۔ محنت و انسانی وسائل

3۔ آبکاری و محصولات

ضلع میانوالی میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ سے متعلقہ تفصیلات

167: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا ضلع میانوالی میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے تعمیر کردہ کوئی لیبر کالونی ہے؟

(ب) یہ کالونی کب تعمیر کی گئی؟

(ج) کیا حکومت مزید کوئی کالونی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 14 جون 2014 تاریخ ترسیل یکم ستمبر 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع میانوالی میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے تعمیر کردہ کوئی لیبر کالونی نہیں ہے۔

(ب) اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔

(ج) حکومت تا حال ایسی کوئی لیبر کالونی کی تعمیر کا ارادہ نہیں رکھتی۔ تاہم لیبر کالونی تعمیر کرنے کے لئے درج ذیل شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے:۔

1. مناسب State Land کی دستیابی، عدم دستیابی کی صورت میں Private Land کا ہونا۔
2. کالونی کی تعمیر کی جگہ سے 10 سے 20 کلو میٹر قطر میں مناسب تعداد میں Industrial ورکرز کا ہونا۔
3. تعمیر کے لئے مجوزہ جگہ مین روڈ سے قابل رسائی ہونی چاہیے۔
4. منصوبہ کے علاقہ میں بنیادی سہولیات جیسا کہ پانی، سیوریج کا نظام، بجلی، گیس اور ٹیلیفون کا دستیاب ہونا۔

(تاریخ وصولی جواب 26 جون 2015)

صوبہ کو این ایف سی ایوارڈ کے تحت ملنے والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

425: میاں محمد اسلام اسلم: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب کو این ایف سی ایوارڈ کے تحت کتنی رقم وفاق سے سال 13-2014 اور 15-2014 کے دوران ملی؟

(ب) صوبائی حکومت ہر ضلع کو ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات کی مد میں کتنی رقم دیتا ہے، سال 15-2014 تک کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) ضلع رحیم یار خان کو اب تک حکومت پنجاب نے غیر ترقیاتی اور ترقیاتی منصوبوں کی مد میں کتنی رقم فراہم کی ہے، مالی سال 13-2014 اور مالی سال 15-2014 کی مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 8 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف)صوبہ پنجاب کو این ایف سی ایوارڈ کے تحت وفاق سے مالی سال 14۔2013 میں 613,671.730 ملین روپے جبکہ مالی سال 15۔2014 میں (مورخہ 31.12.2014 تک) 304,215.364 ملین روپے کی رقم وصول ہوئی جس کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)مالی سال 15۔2014 کے لیے حکومتِ پنجاب نے ضلعی حکومتوں کو پی ایف سی ایوارڈ کے تحت مبلغ 241,675.252 ملین روپے مختص کیے ہیں جس کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔اس میں سے اب حکومتِ پنجاب نے ضلعی حکومتوں کو (مورخہ 31.12.2014 تک) مبلغ 121,098.492 ملین روپے جاری کر دیئے ہیں جس کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)مالی سال 14۔2013 میں حکومتِ پنجاب نے ضلعی حکومت رحیم یار خان کو مبلغ 9,233.128 ملین روپے جاری کیے۔ جبکہ مالی سال 15۔2014 (مورخہ 31.12.2014 تک) میں حکومتِ پنجاب نے ضلعی حکومت رحیم یار خان کو مبلغ 5,369.839 ملین روپے جاری کیے ہیں جس کی تفصیل تتمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 19 فروری 2015)

یو سی 198 شادمان لاہور میں واقع بیوٹی پارلر سے متعلقہ تفصیلات

1238: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شادمان یو سی 198 لاہور میں کتنے بیوٹی پارلر کس کس نام سے کام کر رہے ہیں ان کے مالکان کے نام بھی بتائے جائیں؟

(ب) مذکورہ پارلرز نے اپنے قیام سے اب تک کتنا ٹیکس خزانہ سرکار میں جمع کروایا اگر نہیں کروایا تو وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) کیا ان پارلرز کو رجسٹرڈ اور کمرشلائز کروایا گیا ہے ان کی چیک اینڈ بیلنس کیلئے حکومت نے کوئی قواعد و ضوابط وضع کئے ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 جنوری 2016 تاریخ ترسیل 9 مارچ 2016)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) پراپرٹی ٹیکس ریکارڈ کے مطابق شادمان یو سی 198 لاہور میں واقع علاقہ جات میں مندرجہ ذیل بیوٹی پارلر کام کر رہے ہیں۔

	نام بیوٹی پارلر	نام مالک
i)	عصمہ بیوٹی پارلر	ملک محمد نواز ولد ملک محمد خان
ii)	علیز بیوٹی پارلر	مسماۃ حنا ارشد زوجہ شیخ محمد ارشد

(ب)مذکورہ پارلرز نے اپنے قیام سے اب تک مبلغ -/320,814روپے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں خزانہ سرکار میں جمع کروائے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

	نام بیوٹی پارلر	اداشدہ پراپرٹی ٹیکس
i)	عصمہ بیوٹی پارلر	-/148,088
ii)	علیز بیوٹی پارلر	-/172,726

(ج) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے متعلقہ نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30مارچ 2016)

چائلڈ لیبر کے خاتمہ سے متعلقہ ہونے والے اقدامات کی تفصیلات

334:ڈاکٹر عالیہ آفتاب: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا چائلڈ لیبر کو مکمل طور پر ختم کیا جا چکا ہے؟

(ب) اگر نہیں تو حکومت چائلڈ لیبر کو ختم کرنے کے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 10اکتوبر 2014تاریخ ترسیل 10نومبر 2014)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) چائلڈ لیبر کا خاتمہ حکومت کی اولین ترجیح ہے لیکن بہت سے معاشی، معاشرتی اور سماجی ایسے ہیں جو چائلڈ لیبر کے خاتمے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ موجودہ قانون Employment of Children Act, 1991 کو مزید مؤثر اور ILO کے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لیے اس پر نظرثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act, 2014 ڈرافٹ کیا گیا ہے جسکی منظوری وزیراعلی پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لیے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ نئے قانون کا مقصد تمام شعبہ جات میں چائلڈ لیبر کا مکمل خاتمہ ہے اور اسکا اطلاق قانون سازی کا عمل مکمل ہوتے ہی شروع ہو جائے گا۔ فی الوقت قانون سازی کے ذریعے تمام خطرناک شعبہ جات میں بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی جا چکی ہے۔ (ممنوعہ شعبہ جات کی لسٹ بطور ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لئے ضروری اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں جن کا ایک اجمالی جائزہ سوال (ب) کے جواب میں دیا جا رہا ہے۔

(ب) محکمہ محنت کے فیلڈ افسران متعلقہ چائلڈ لیبر قوانین پر عملدرآمد کی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور خلاف ورزی کی صورت میں مجاز عدالتوں میں آجران کے خلاف چالان پیش کرتے ہیں۔ بعدازاں محکمہ کی کاوشوں کے نتیجے میں آجران کو جرمانہ بھی کیا جاتا ہے جس کی تفصیل ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ حکومت پاکستان نے کنونشن نمبر 138 برائے کم عمری اور کنونشن نمبری 182 برائے Worst Forms of Child Labour کو Ratify کیا ہوا ہے جو کہ حکومت کی غیر متزلزل عزم اور کاوشوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آئین پاکستان کے تحت بھی بچوں کا تحفظ تسلیم شدہ ہے۔ درج بالا

آئینی اور بین الاقوامی وعدوں کی تکمیل کے لیے قانونی اور انتظامی اقدامات اٹھائے گئے ہیں مثلاً Factories Act,1934 کے سیکشن 50 اور Shops & Establishment Ordinance 1969, کے سیکشن 20 کے تحت بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ تاہم خصوصی قانون یعنی Employment of Children Act, 1991 کے تحت بعض خطرناک شعبوں میں بچوں کی ملازمت ممنوع قرار دی گئی ہے۔ ممنوعہ خطرناک شعبہ جات کی لسٹ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، موجودہ قانون Employment of Children Act, 1991 کو مزید مؤثر اور ILO کے متعلقہ کنونشنز کے عین مطابق بنانے کے لیے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے ایک نیا قانون Punjab Prohibition of Employment of Children Act, 2014 ڈرافٹ کیا گیا ہے جس کی منظوری وزیر اعلیٰ پنجاب دے چکے ہیں اور بعد از ضروری کارروائی اسے قانون سازی کے لیے اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ اس قانونی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے علاوہ محکمہ محنت نے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے ضمن میں درج ذیل سالانہ ترقیاتی سکیموں کا اجراء بھی کیا ہے جن کا مقصد بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنا ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے:۔

حکومت پنجاب نے چائلڈ لیبر کے لئے ایک جامع پراجیکٹ بنام Integrated Project to Promote Decent Work for Vulnerable Workers بھی شروع کر دیا ہے جو کہ پانچ ارب سے زائد لاگت سے جاری ہے۔ اس Integrated Project کے مقاصد میں چائلڈ لیبر کا خاتمہ بھی شامل ہے۔ یہ پراجیکٹ پورے صوبہ میں متعلقہ محکمہ جات کے تعاون سے بتدریج شروع کیا جا رہا ہے۔ اسکے نتیجے میں خاطر خواہ نتائج منظر عام پر آنے کے قوی امکانات ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 فروری 2015)

بنک آف پنجاب میں قرضہ کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

625: میاں طارق محمود: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں دی بنک آف پنجاب کی کون کون سی برانچز کہاں کہاں واقع ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) اس وقت بنک نے کتنی رقم قرضداروں کو کون کونسی سکیم کے تحت جاری کی ہے، تفصیل دیں؟

(ج) بنک کی انتظامیہ نے قرضداروں سے کتنی رقم وصولی کر لی ہے اور کتنی بقایا ہے، تفصیل بتائیں؟

(تاریخ وصولی 20 فروری 2015 تاریخ ترسیل 19 مارچ 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) ضلع گجرات میں بنک آف پنجاب کی 16 برانچیں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اس وقت تک بینک نے کل رقم مبلغ /-230,035,366روپے قرض کی مد میں جاری کیے ہیں جس کی تفصیل تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن سکیموں کے لیے یہ قرض جاری کیا گیا ہے اس کی تفصیل تتمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بینک نے اب تک مبلغ۔/102,362,580روپے قرض کی مد میں وصولی کی ہے جس کی تفصیل تتمہ "ج"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔قرض داروں سے واجب الادا رقم مبلغ۔/127,672,786روپے ہے جس کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27اپریل2015)

محکمہ محنت کی طرف سے مزدوروں کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

458:جناب محمد شاویز خان:کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) محکمہ محنت مزدوروں کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے اور کم سے کم مزدور کی آمدنی کتنی مقرر ہے ؟

(ب)مزدوروں کے لئے صوبہ بھر میں کتنے ہسپتال بنائے گئے ہیں اوران کے بچوں کی تعلیم کے لئے کتنے سکول موجود ہیں ؟

(ج) کیا سرکاری ملازمتوں میں مزدوروں کے بچوں کا کوٹہ مقرر ہے اور اگر نہیں تو کیا حکومت یہ کوٹہ مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی19دسمبر2014تاریخ ترسیل23جنوری2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف)مروجہ لیبر قوانین کا مؤثر نفاذ اور اطلاق محکمہ محنت کی بنیادی ذمہ داری ہے جس کے ذریعے حکومت نے مزدوروں کی فلاح اور بہتری کے اقدامات کو قانونی شکل دے کر یقینی بنایا ہے۔ محکمہ لیبر صنعتی اداروں میں کارکنان کے اوقات کار، ہفتہ واری و سرکاری تعطیلات، کم از کم اجرت، کام کے دوران کارکنان کی صحت و تحفظ، یونین سازی، چائلڈ لیبر و جبری مشقت کا خاتمہ، صنعتی و تجارتی اداروں کی رجسٹریشن، اجرت کی ادائیگی میں تاخیر یا غیر قانونی کٹوتی کے ازالے اور دوران کار حادثاتی اموات و معذوری کے معاوضے کے متعلق قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بناتا ہے۔ادارہ سوشل سیکیورٹی تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین بشمول والدین کو حسب ضابطہ جملہ طبی سہولیات کے علاوہ متعدد مالی فوائد فراہم کر رہا ہے اور ان فوائد میں مزید بہتری کے لیے وقتاً فوقتاً اقدامات بھی کرتا رہتا ہے (تفصیل ضمیمہ "الف"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ مزدوروں کی فلاح و بہبود کے لیے رہائشی کالونیاں، سکول اور کالج کی تعمیر کی سہولت فراہم کرتا ہے اور پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے صوبہ بھر میں اب تک 29لیبر کالونیاں بنائی ہیں مزید برآں مزدوروں کی بچیوں کی شادی پر ایک لاکھ روپے شادی گرانٹ اور مزدور کی فوتگی پر ان کے لواحقین کو پانچ لاکھ روپے ڈیتھ گرانٹ دی جاتی ہے اور مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں۔(تفصیل ضمیمہ "ب"ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کم از کم تنخواہ حکومت کی جانب سے بمطابق Minimum Wages Ord مقرر ہوتی ہے۔اس وقت غیر ہنر مند افراد کی کم از کم تنخواہ۔/12,000روپے ماہانہ

(بارہ ہزار روپے ماہانہ) مقرر کی گئی ہے جسکا اطلاق مورخہ یکم جولائی 2014 سے ہو چکا ہے۔ اسکے علاوہ مختلف Category کے دیگر ملازمین کی کم از کم تنخواہ بھی اسی تناسب سے بڑھا دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ سوشل سکیورٹی کے تحت صوبہ بھر میں مزدوروں کے لئے 15 سوشل سکیورٹی ہسپتال کام کر رہے ہیں (جن کی تفصیل ضمیمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ مزدوروں کے بچوں کی مفت تعلیم کے لئے صوبہ بھر میں 63 سکول موجود ہیں (جن کی تفصیل ضمیمہ "د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ج) سرکاری ملازمتوں میں مزدوروں کے بچوں کا فی الوقت کوئی کوٹہ مقرر نہ ہے تاہم ایسے کسی بھی کوٹے کا تعین ایک Policy Matter ہے جو کہ محکمہ لیبر کے دائرہ اختیار سے باہر ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 جون 2015)

ٹریژری آفس ساہیوال میں ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

632: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹریژری آفس ضلع ساہیوال میں گریڈ اور عہدہ وائز اسامیوں کی تعداد بتائیں، کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ب) کس کس ملازم کے خلاف کس کس بناء پر سال 2012-2011 اور 14-2013 کے دوران محکمانہ اور قانونی کارروائی کی گئی؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 19 مارچ 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس ساہیوال میں کل 93 ملازمین تعینات ہیں جن میں سے 49 ملازمین صوبہ پنجاب اکاؤنٹس گروپ کے ہیں جن کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول فنانس ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے پاس ہے جنکی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 44 ملازمین کا تعلق آڈٹ گروپ سے ہے جن کا ایڈمنسٹریٹو کنٹرول وفاقی حکومت اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کے پاس ہے جنکی تفصیل ضمیمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 1۔ سال 12-2011 میں کسی بھی آفیسر یا اہلکار کے خلاف کوئی محکمانہ کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔

2۔ سال 14-2013 میں مختار احمد بھٹی (اکاؤنٹنٹ) کے خلاف غفلت فرائض منصبی کے ضمن میں محکمانہ کارروائی کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو تحریر کیا گیا جس پر آفیسر مذکورہ کا تبادلہ ضلع ساہیوال سے ضلع پاکپتن کر دیا گیا اور تحریری تنبیہ (Censure) کی سزا ملی۔

(تاریخ وصولی جواب 22 مئی 2015)

حلقہ پی پی 58 میں قائم فیکٹریوں میں مزدوروں کو ملنے والی مراعات سے متعلقہ تفصیلات

590: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ پی پی 58 میں محکمہ محنت کے زیر سایہ کتنے مزدور کون کون سی فیکٹریوں میں کام کر رہے ہیں ؟

(ب) ان فیکٹریوں سے محکمہ کتنی رقم سالانہ وصول کرتا ہے اور کتنی رقم سالانہ ان مزدوروں کو سہولیات فراہم کرنے پر خرچ کرتا ہے ؟

(ج) محکمہ ان مزدوروں کو کون کون سی سہولیات فراہم کرتا ہے، کیا اس تحصیل میں کوئی لیبر کالونی بھی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 20 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 13 مارچ 2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ PP-58 میں ادارہ محکمہ محنت کے تحت رجسٹرڈ فیکٹریوں کی تعداد 19 ہے جن میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کی تعداد 1,189 ہے۔ تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ان فیکٹریوں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں سالانہ 73 لاکھ 70 ہزار 630 روپے وصول کرتا ہے اور 60 لاکھ 26 ہزار 560 روپے ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان کو سہولیات فراہم کرنے پر خرچ کرتا ہے۔

(ج) محکمہ محنت کی جانب سے تحفظ یافتہ کارکنان کو فراہم کی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) علاج معالجہ ودیگر طبی سہولتیں۔

(ii)۔ بیماری کی صورت میں معاوضہ۔

(iii)۔ دورانِ کار زخمی ہونے کی صورت میں معاوضہ۔

(iv)۔ عدت کے دوران معاوضہ۔

(v)۔ زچگی کے دوران معاوضہ۔

(vi)۔ معاوضہ کفن دفن۔

(vii)۔ معذوری کی صورت میں پنشن۔

(viii)۔ ورکر کے دوران کار فوت ہونے کی صورت میں بیوہ اور بچوں کی پنشن۔

(ix)۔ دوران بیماری ہسپتال جانے کیلئے کرایہ کی ادائیگی۔

(x)۔ محنت کشوں کو انکی تمام بچیوں کی شادی پر ایک لاکھ روپے کے حساب سے بطور میرج گرانٹ ادا کر رہا ہے

(xi)۔ پانچ لاکھ روپے فی کس فوتگی گرانٹ محنت کش کی موت پر انکے لواحقین کو ادا کی جاتی ہے۔

(xii)۔ نیز مزدوروں کے بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لیے تعلیمی وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔

تحصیل تاندلیانوالہ میں محکمہ محنت کی کوئی لیبر کالونی نہ ہے کیونکہ یہاں پر ورکرز کی تعداد بہت کم ہے اور زیادہ تر فیکٹریاں سیزنل ہیں۔ کسی بھی مقام پر لیبر کالونی کے قیام کے لیے مناسب تعداد میں صنعتی اداروں اور مزدوروں کی موجودگی ضروری ہے۔ تاہم موزوں حالات ہونے کی صورت میں لیبر کالونی کی تعمیر پر غور ہو سکتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2015)

بنک آف پنجاب میں ڈیفالٹرز سے متعلقہ تفصیلات

635: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں بنک آف پنجاب کی کتنی برانچیں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان برانچوں سے 12-2011 اور 14-2013 کے دوران کتنا قرضہ کس کس مقصد اور کتنے عرصہ کے لئے جاری کیا، تفصیل بتائیں؟

(ج) اس وقت ان برانچوں کے ڈیفالٹرز کی تعداد کتنی ہے۔

(د) مذکورہ عرصہ کے قرضداروں نے اب تک کتنا قرضہ واپس کر دیا ہے اور کتنی رقم ابھی تک بقایا ہے اور کب تک واپس ہو جائے گی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں۔

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2015 تاریخ ترسیل 19 مارچ 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) ضلع ساہیوال میں بنک آف پنجاب کی 4 برانچیں مندرجہ ذیل جگہوں پر کام کر رہی ہیں:۔

۱۔ راشد منہاس شہید روڈ، ساہیوال

۲۔ لیاقت روڈ، ساہیوال

۳۔ چیچہ وطنی، ریلوے روڈ، ساہیوال

۴۔ کالج چوک، ساہیوال

(ب) ان برانچوں سے 12-2011 اور 14-2013 کے دوران قرضہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

12-2011 جاری شدہ قرضہ۔ /Rs.8,382,343

14-2013 جاری شدہ قرضہ۔ /Rs.33,551,383

یہ قرضہ جات جن مقاصد کے لیے جاری کیے گئے اس کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ قرضہ جات کی میعاد کی تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس وقت ان برانچوں کے ڈیفالٹرز کی کل تعداد 01 ہے جس کی تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 12-2011 کے قرض داروں نے مبلغ۔ /Rs.1,610,816 روپے واپس کیے ہیں جبکہ سال 14-2013 کے قرض داروں نے مبلغ۔ /Rs.6,937,424 روپے واپس کیے ہیں جس کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال12-2011 کے قرض داروں پر مبلغ-/Rs.6,771,526 روپے کا قرض واجب الادا ہے۔ جبکہ سال 14-2013 کے قرض داروں پر مبلغ-/Rs.26,613,959 روپے کا قرض واجب الادا ہے جس کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال12-2011 کے قرض کی متوقع واپسی تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال14-2013 کے قرض کی متوقع واپسی تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 اپریل 2015)

صنعتی مزدورں کے بچوں کو ایجوکیشن سیس سے متعلقہ تفصیلات

877: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران کتنے صنعتی مزدوروں کے بچوں کو ایجوکیشن سیس کی مد میں تعلیمی وظائف دیئے گئے؟

(ب) سال 2014 کے دوران کن کن صنعتوں کے کن کن مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی وظائف دیئے گئے، ماہانہ تفصیل فراہم کی جائے نیز کیا یہ وظائف ماہانہ کی بنیاد پر دیا جاتا ہے یا کہ سالانہ کی بنیاد پر تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2015 تاریخ ترسیل 30 جون 2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) صنعتی مزدوروں کے بچوں کو ایجوکیشن سیس کی مد میں کوئی تعلیمی وظائف نہیں دیئے جاتے۔

(ب) جواب جز الف ملاحظہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی جواب 5 نومبر 2015)

گجرات: ترقیاتی منصوبوں سے متعلقہ جاری کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

735: میاں طارق محمود: کیا وزیر خزانہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری 2014 سے آج تک ضلع گجرات میں کون کون سے ترقیاتی منصوبوں کے لئے گرانٹ جاری کی گئی، ان منصوبوں کے نام، تخمینہ لاگت کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ تمام منصوبہ جات موجودہ مالی سال میں یا آئندہ مالی سال میں مکمل ہو جائیں گے، وضاحت کریں؟

(ج) کیا حکومت جن منصوبہ جات پر کام فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑا ہے ان کے لئے فنڈز جاری کرنے اور ان کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 6 مئی 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) ضلع گجرات میں یکم جنوری 2014 سے آج تک جن ترقیاتی منصوبہ جات کیلئے گرانٹ جاری کی گئی ہے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جو منصوبہ جات سال 14-2013 میں شروع ہوئے تھے وہ مکمل ہو چکے ہیں اور جن منصوبہ جات کے پورے فنڈز سال 15-2014 میں آئے ہیں ان میں سے بیشتر منصوبہ جات 30-06-2015 تک پایۂ تکمیل تک پہنچ گئے ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم جن منصوبہ جات کیلئے فنڈز مالی سال 15-2014 کے آخر میں دیئے گئے ہیں وہ مالی سال 16-2015 میں مکمل ہو جائیں گے۔

(ج) ڈی سی او گجرات کی رپورٹ کے مطابق ضلع گجرات میں یکم جنوری 2014 کے بعد شروع ہونے والے کسی منصوبہ پر بھی فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے کام بند نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 مارچ 2015)

بہاولنگر: مزدوروں کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

879: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع بہاولنگر میں مزدوروں کے علاج معالجہ ان کی رہائش اور بچوں کی تعلیم کے لئے حکومت کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2015 تاریخ ترسیل 30 جون 2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

1۔ محکمہ محنت نے ضلع بہاولنگر میں مزدوروں اور اُن کے لواحقین کے علاج معالجہ کے لیے 01 سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری اور 03 سوشل سیکیورٹی ایمرجنسی سنٹر قائم کئے ہیں جہاں ان کو آؤٹ ڈور کی بنیاد پر مفت ادویات کی فراہمی، لیبارٹری ٹیسٹ، ایکسرے کی سہولت اور ایمرجنسی کی صورت میں ابتدائی طبی امداد کی سہولت وغیرہ شامل ہیں۔

2۔ ایمبولینس کی 24 گھنٹے سہولت دی جاتی ہے۔

3۔ محکمہ محنت مزدوروں کے بچوں کے لئے تعلیمی وظائف فراہم کرتا ہے۔

4۔ محکمہ محنت نے ایک ترقیاتی منصوبہ جس کا نام "چائلڈ لیبر اور بھٹوں پر جبری مشقت کے خاتمے کا پروگرام" شروع کیا ہے۔ پروگرام ہذا کے تحت ضلع بہاولنگر میں مندرجہ ذیل سرگرمیاں شروع کی جارہی ہیں۔

(i) چائلڈ لیبر اور بھٹوں پر جبری مشقت کے خاتمے کے لئے 05 سے 14 سال کے بچوں کے لیے غیر رسمی بنیادی تعلیمی سکول قائم کیے جائیں گے جن میں بچوں کو پرائمری تک مفت تعلیم دی جائے گی۔

(ii) 14 سے 18 سال کی بڑی عمر کے بچوں کے لیے لٹریسی اور فنی تعلیم کے لیے سینٹرز قائم کیے جائیں گے جن کے ذریعے ان بچوں کو مفت لٹریسی اور فنی تعلیم سے آراستہ کیا جائے گا جس سے ان کے خاندانوں کے روزگار میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور وہ معاشرے کے مفید شہری بن سکیں گے۔

(iii) بچوں کے علاج و معالجہ کے لیے حکومت پنجاب کے محکمہ صحت اور سوشل سیکیورٹی انسٹیٹیوٹ کے اشتراک سے خصوصی میڈیکل کیمپس کا انعقاد کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 5 نومبر 2015)

گوجرانوالہ: روزگار سکیم کے تحت گاڑیوں کے لئے درخواستوں کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

754: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر خزانہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں وزیراعلیٰ روزگار اسکیم کے تحت گاڑیوں کے حصول کے لئے کل کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ب) درخواست دہندگان سے فی درخواست کتنے پیسے وصول کئے گئے اور اس ضمن میں کل کتنی رقم اکٹھی ہوئی؟

(ج) مذکورہ ضلع میں کل کتنی گاڑیاں بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم کی گئیں اور ان گاڑیوں پر کتنی رقم حکومت سبسڈی کی مد میں ادا کرے گی، تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 10 اپریل 2015 تاریخ ترسیل 6 مئی 2015)

جواب

وزیر خزانہ

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سکیم ہذا کے تحت (6062) چھ ہزار باسٹھ (سوزوکی بولان 5090 سوزوکی راوی 972) درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ب) درخواست دہندگان کو درخواست فارم بغیر کسی قیمت کے تقسیم کیے گئے تاہم مبلغ (2000) دوہزار روپے ہر درخواست گزار نے اپنی درخواست کے ساتھ برائے پروسیسنگ جمع کروائے۔ گوجرانوالہ سے ٹوٹل مبلغ 12.124 ملین روپے درخواست گزاروں سے پروسیسنگ چارجز وصول کیے گئے۔

(ج) ٹوٹل تین سوانسٹھ (359) گاڑیاں کامیاب امیدواروں کو دی گئیں۔ ضلع گوجرانوالہ کے لیے دوہزار بیاسی گاڑیاں مختص تھیں جن میں (1041) ایک ہزار اکتالیس سوزوکی بولان اور (1041) ایک ہزار اکتالیس سوزوکی راوی جو تیرہ ماہ میں درخواست گزاروں کے حوالے کی جائیں گی۔ سبسڈی کی رقم جو گورنمنٹ آف پنجاب نے ادا کرنی ہے اس کا شمار KIBOR کے حوالے سے ہر تین مہینے کے لیے کیا جاتا ہے۔ پانچ سالوں میں سبسڈی کی رقم جو گوجرانوالہ ضلع کے لیے ادا کی جائے گی وہ تقریباً تین سو سولہ (316) ملین ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مئی 2015)

سوشل سیکیورٹی ہسپتال چونگی ملتان روڈ لاہور سے متعلقہ تفصیلات

891: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نواز شریف سوشل سیکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ چونگی لاہور کتنے بیڈز اور بلاک کا ہسپتال ہے یہ کب بنا تھا اس کی تعمیر کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) کیا اس میں صرف فیکٹریوں / کارخانوں کے رجسٹرڈ کارکنوں کا علاج ہوتا ہے یا عوام الناس بھی یہاں سے استفادہ کر سکتے ہیں؟

(ج) اس میں روزانہ کتنے مریض ان ڈور اور آؤٹ ڈور میں علاج معالجہ کی خاطر آتے ہیں؟

(د) یہاں پر داخل مریضوں کو حکومت کی جانب سے کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ہ) کیایہاں پر میجر آپریشن کئے جاتے ہیں تو کس کس مرض کا میجر آپریشن یہاں پر کیا جاتا ہے ؟
(و) کیااس ہسپتال میں وہ تمام سہولیات مریضوں کو میسر ہیں جو کہ سروسز ہسپتال، جناح ہسپتال، میو ہسپتال یااسی طرح کے دیگر ہسپتال میں مریضوں کو میسر ہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ؟

(تاریخ وصولی 15 مئی 2015 تاریخ ترسیل 22 جون 2015)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) نواز شریف سوشل سیکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور 31 ڈیپارٹمنٹ پر مشتمل 550 بیڈز کا ہسپتال ہے جس کا افتتاح 1991ء میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ میاں محمد نواز شریف نے کیا تھا۔ اس ہسپتال کے قیام کا مقصد سوشل سیکیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ صنعتی، تجارتی و دیگر اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو مفت طبی سہولیات کی فراہمی ہے۔ نواز شریف سوشل سیکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں موجود مختلف شعبہ جات اور بیڈز کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) نواز شریف سوشل سیکیورٹی ہسپتال ملتان روڈ لاہور میں سوشل سیکیورٹی سکیم کے تحت رجسٹرڈ فیکٹریوں / کارخانوں اور دوسرے کمرشل اداروں میں کام کرنے والے تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کا علاج ہوتا ہے تاہم کسی ایمرجنسی / ناگہانی صورت میں عوام الناس کو بھی علاج فراہم کیا جاتا ہے۔
(ج) نواز شریف سوشل سیکیورٹی ہسپتال میں روزانہ ان ڈور میں اوسطاً 66 اور آؤٹ ڈور میں اوسطاً 1,356 مریض علاج معالجہ کی خاطر آتے ہیں۔
(د) نواز شریف سوشل سیکیورٹی ہسپتال میں داخل مریضوں کو جملہ علاج معالجہ و مفت ادویات کی سہولیات کے علاوہ خرچہ خوراک کی مد میں 100 روپے یومیہ بھی دیا جاتا ہے۔
(ہ) نواز شریف سوشل سیکیورٹی ہسپتال میں تقریباً تمام بڑے امراض کے آپریشن کئے جاتے ہیں لیکن پیڈیاٹرک سرجری، نیورو سرجری، کاکلیئر ایمپلانٹ اور آرگن ٹرانسپلانٹ کی سہولت ہسپتال ہذا میں موجود نہ ہے البتہ مذکورہ سرجریز کے لئے مریضوں کو دوسرے ہسپتالوں میں ریفر کر دیا جاتا ہے جہاں یہ سہولت موجود ہو اور اس کے تمام اخراجات ادارہ خود برداشت کرتا ہے۔
(و) نواز شریف سوشل سیکیورٹی ہسپتال میں وہ تمام سہولیات میسر ہیں جو کہ سروسز ہسپتال، جناح ہسپتال، میو ہسپتال یااسی طرح کے دیگر ہسپتالوں میں مریضوں کو میسر ہیں اور ان سہولیات کے علاوہ ہسپتال مریضوں کو درج ذیل سہولیات بھی فراہم کرتا ہے:۔

i۔ 100% مفت علاج کی سہولت۔

ii۔مریضوں کے علاج یا ٹیسٹ کے لئے اگر کوئی سہولت ہسپتال ہذا میں موجود نہیں ہے تو مریضوں کو PESSI قانون و قاعدے کے مطابق دوسرے پبلک یا پرائیویٹ ہسپتال / لیبارٹری میں ریفر کیا جاتا ہے اور وہاں پر ٹیسٹ / علاج کے اخراجات ادارہ خود برداشت کرتا ہے۔

iii۔دوسرے ہسپتالوں / لیبارٹری میں علاج یا ٹیسٹ کی غرض سے ریفر کیے گئے مریضوں کو ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی جاتی ہے۔

iv۔داخل مریضوں کو۔/100 روپے یومیہ کے حساب سے خوراک کے اخراجات بھی دیئے جاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 جنوری 2016)

لاہور میں قائم فیکٹریوں سے متعلقہ تفصیلات

1218: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع لاہور میں کتنی فیکٹریاں رجسٹرڈ اور کتنی فیکٹریاں رجسٹرڈ نہ ہیں؟

(ب) ان فیکٹریوں میں ملازمین کی تعداد اور ان کو کون کونسی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) حکومت اور فیکٹری مالکان کیطرف سے گزشتہ پانچ سال میں دوران ڈیوٹی وفات پانے والے یا حادثے کا شکار ہونے والے کون کون سے ملازمین کے لواحقین کو مالی امداد دی گئی؟

(تاریخ وصولی 28 دسمبر 2015 تاریخ ترسیل 8 جنوری 2016)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) ضلع لاہور میں 31 دسمبر 2015 تک 2142 فیکٹریاں رجسٹرڈ ہیں اور تقریباً 500 کے لگ بھگ فیکٹریاں رجسٹرڈ نہ ہیں جن کا صحیح تعین کرنا مشکل ہے اور اس ماہ 20 جنوری 2016 تک 71 فیکٹریاں رجسٹرڈ ہو چکی ہیں۔

(ب) ان فیکٹریوں میں ملازمین کی تعداد 123897 ہے اور ملازمین کی صحت و سلامتی کے لیے فیکٹریوں میں بہتر انتظامات کیے گئے ہیں۔قانون کے مطابق فیکٹری مالکان وآجران اس امر کے پابند ہیں کہ وہاں پر حالاتِ کار کو بہتر رکھیں۔ محکمہ ہذا کی زیر نگرانی پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی جانب سے تحفظ یافتہ کارکنان کے بچوں کی ورکرز ویلفیئر سکولوں میں مفت تعلیم و تمام کارکنان کے بچوں کی تعلیم کے لیے وظائف جبکہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کی تعلیم کے تمام اخراجات ادا کیے جاتے ہیں،بیٹیوں کی شادی پر مبلغ -/1,00,000 روپے فی کس میرج گرانٹ۔کارکنان کی دورانِ ملازمت فوتیدگی کی صورت میں مبلغ -/5,00,000 روپے فی کس ڈیتھ گرانٹ ادا کی جاتی ہے۔مزید براں لیبر کالونیوں میں رہائشی فلیٹس اور پلاٹس بذریعہ قرعہ اندازی دیئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ محکمہ ہذا کی طرف سے کارکنان کو حادثاتی موت کی صورت میں مبلغ -/400000 فی کس کے حساب سے معاوضہ ادا کیا جاتا ہے۔پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن کی جانب سے فیکٹری کارکنان اور ان کے خاندان کے افراد کو مفت طبی سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں۔مزید براں دورانِ کار معذوری کی صورت میں

پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹی ٹیوشن کی طرف سے کارکنان کو معذوری پینشن کی ادائیگی بھی کی جاتی ہے۔ان کارکنان کو دی جانے والی طبی ومالی سہولیات کی تفصیل ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)حکومت نے گذشتہ 05 سال میں دورانِ ڈیوٹی وفات پانے والے یا حادثے کا شکار ہونے والے ملازمین کے لواحقین کو جو مالی امداد مہیا کی اس کی لسٹ ضمیمہ "ب" ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30مارچ2016)

راجپوت انڈسٹری سندر کی لیبر انسپکشن اور اس میں چائلڈ لیبر سے متعلقہ تفصیلات

1219:جناب محمد عارف عباسی: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "راجپوت انڈسٹری" سندر لاہور کا پچھلے دو سال سے محکمہ محنت کی مجاز اتھارٹی نے لیبر انسپکشن معائنہ نہ کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ راجپوت انڈسٹری کے منہدم ہونے کے وقت اس میں بچوں سے مشقت (چائلڈ لیبر) لینے کا بھی انکشاف ہوا تھا اس بابت تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 28دسمبر 2015 تاریخ ترسیل 8جنوری 2016)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) راجپوت پولی انڈسٹری، سندر انڈسٹریل اسٹیٹ لاہور کی متعلقہ لیبر قوانین کے تحت ایریا لیبر آفیسر نے مورخہ 28دسمبر 2013 کو انسپکشن کی تھی۔تاہم 2014 کو اس فیکٹری کی دوبارہ انسپکشن نہ ہو سکی اور 4نومبر 2015 کو فیکٹری مذکورہ بالا میں حادثہ پیش آگیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ راجپوت انڈسٹری کے منہدم ہونے کے وقت اس میں بچوں سے مشقت لی جارہی تھی۔ فیکٹریز ایکٹ 1934 کی دفعہ 50 کے تحت 14 سال سے کم عمر بچوں سے فیکٹری میں کام نہ لیا جا سکتا ہے اور 14 سال سے 18 سال کی عمر کے افراد جو کہ قانون کے تحت (Adolescent) کہلاتے ہیں۔ فیکٹری میں کام کر سکتے ہیں اور راجپوت انڈسٹری میں بھی 14 سے 18 سال کے کچھ نوجوان فیکٹری منہدم ہونے کے وقت کام کر رہے تھے۔

(تاریخ وصولی جواب 30مارچ2016)

صوبہ میں چائلڈ لیبر کے خاتمہ سے متعلقہ تفصیلات

1241: محترمہ خدیجہ عمر: کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں چائلڈ لیبر کا رجحان بڑھ رہا ہے؟

(ب) اگر چائلڈ لیبر کے حوالے سے سرکاری سطح پر کوئی سروے ہوا تو کب ہوا اس کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(تاریخ وصولی 18جنوری 2016 تاریخ ترسیل 22جنوری 2016)

جواب

وزیر محنت وانسانی وسائل

(الف) آبادی میں اضافہ کے تناسب اور صنعتی وکمرشل بزنس کی روزافزوں ترقی کی وجہ سے چائلڈلیبر میں کسی حد تک اضافہ بظاہر نظر آتا ہے لیکن اس سے یہ منفی نتیجہ نکالنا مناسب نہیں کہ صوبہ میں چائلڈلیبر کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ محکمہ لیبر کے ضلعی افسران اور ان کا ماتحت عملہ موجودہ قانون بنام Employment of Children Act,1991 پر عمل درآمد کے لیے ہمہ وقت کوشاں ہے جس کا ایک اجمالی جائزہ بطور ضمیمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا۔ علاوہ ازیں ایک دوسرا قانون جس کا نام Punjab Restriction of Employment of Children Act, 2015 ہے پنجاب کابینہ نے اس بل کی اصولی منظوری دے دی ہے۔ حتمی منظوری کے بعد یہ بل پنجاب اسمبلی میں ضروری قانون سازی کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ موجودہ قانون کے تحت 38 خطرناک شعبہ جات میں چائلڈلیبر ممنوع قرار دی گئی ہے جبکہ دیگر شعبہ جات میں شرائط ملازمت کو نرم کیا گیا ہے لیکن مجوزہ قانون مذکورہ کے تحت تمام شعبہ جات میں چائلڈلیبر کو ممنوع قرار دیا جائے گا۔ تاہم فوری اقدام کے طور پر ایک آرڈیننس بنام Punjab Prohibition of Employment of Children at Brick Kilns Ordinance, 2016 نافذ کیا گیا ہے جس کے تحت جملہ DPO,AC,DCO اور SDPO صاحبان کو انسپکٹر کے اختیارات تفویض کئے گئے ہیں اور ان کی رپورٹ کارروائی روزانہ کی بنیاد پر online وصول کرنے کے بعد محکمہ لیبر میں قائم Computerized System کے ذریعے update کی جاتی ہے۔ اس حوالہ سے 28 مارچ 2016 تک 6861 چھاپے مارے گئے اور 720 بھٹوں پر چائلڈلیبر پکڑی گئی انجام کار 688 بھٹوں کے خلاف FIR کا اندراج کیا گیا 487 بھٹہ مالکان کو گرفتار کیا گیا جبکہ 213 بھٹہ جات seal کیے جا چکے ہیں۔

(ب) پاکستان میں چائلڈلیبر کے حوالے سے مستند اعداد و شمار دستیاب نہیں چونکہ حالیہ دور میں کوئی سروے سرکاری سطح پر نہ ہو سکا ہے۔ آخری سرکاری سروے 1996 میں وفاقی محکمہ لیبر اور ILO نے مشترکہ طور پر کیا۔ تاہم اب محکمہ محنت پنجاب صوبہ میں چائلڈلیبر کا حقیقی حجم معلوم کرنے کے لئے پنجاب بیورو آف سٹیٹسٹکس کی معاونت سے ایک سروے کے سلسلے میں کام کر رہا ہے جس کے لئے 14 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ منصوبہ 2017 میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 30 مارچ 2016)</u>

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 30 مارچ 2016 — سیکرٹری